

تبصرہ کتب

نام کتاب : حکیم محمد موسیٰ امرتسری : ایک ادارہ ، ایک تحریک
مؤلف : سید محمد عبداللہ قادری
ناشر : داتا گنج بخش اکیڈمی، ہمایوں سٹریٹ، بلال گنج لاہور
صفحات : اسی
قیمت : تیس روپے

جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری اپنی علم دوستی اور کتاب شناسی کی بدولت ملک کے علمی اور دینی حلقوں کی جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے چھ ہزار کے لگ بھگ کتابوں پر مشتمل اپنا کتب خانہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو بطور عطیہ پیش کیا ہے۔ حکیم صاحب نے مختلف اشاعتی اداروں کے زیر اہتمام درجنوں کتابچے ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کیے ہیں۔ نشر و اشاعت کے ساتھ ساتھ انہوں نے خود بھی چند بہت وقیع مضامین قلمبند کیے ہیں جن میں حضرت علی ہجویریؑ کی تالیف „کشف المحجوب“ پر ان کا مقدمہ خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے جو مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری کے „ترجمہ کشف المحجوب“ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

سید محمد عبداللہ قادری کو نہ صرف حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب سے عقیدت و ارادت ہے بلکہ انہیں دو سال حکیم صاحب کے بہت قریب رہنے کا موقع ملا ہے۔ انہوں نے حکیم صاحب کی سوانح حیات اور علمی و دینی خدمات پر یہ کتابچہ لکھ کر اس

روایت کو آگرے بڑھایا ہے کہ اہل علم و دانش کی قدر دانی ان کی زندگی میں بھی ہونی چاہیئے۔ قادری صاحب کی یہ پہلی کاوش ہے جو کتابی شکل میں شائع ہوئی ہے، چند فنی کمزوریوں کے باوجود کتابچہ اردو کے سوانحی ادب میں مفید اضافہ ہے۔

(اختر راہی)



نام کتاب : فہرست آثار چاپی شیعہ در شبہ قارہ (بخش اول)
 تالیف : سید حسین عارف نقوی
 ناشر : مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان - اسلام آباد
 صفحات : ۱۷۵
 قیمت : پچاس روپے

اردو زبان کے مطبوعہ ذخیرے کی فہرستیں تیار کرنے کا آغاز مرزا سجاد بیگ کی الفہرست (اشاعت : ۱۹۲۳ء) سے ہوتا ہے۔ اس اولین کوشش کے بعد انجمن ترقی اردو پاکستان نے „قاموس الکتب“ پر کام شروع کیا اور مذہبیات سے متعلق اس کی پہلی جلد ۱۹۶۱ء میں شائع ہوئی۔ بعد میں تاریخ اور عمرانی علوم سے متعلق دو مزید جلدیں یکے بعد دیگرے شائع ہوئیں مگر ان میں پہلی جلد جیسا اہتمام اور محنت نظر نہیں آتی۔ انجمن ترقی اردو پاکستان کی اس ناتمام کوشش کے بعد نیشنل بک کونسل آف پاکستان نے ۱۹۷۳ء میں „سال کتاب“ کی مناسبت سے سیرت رسولؐ، تاریخ، اسلامیات اور ادب کے موضوعات پر پاکستان میں شائع ہونے والی کتب کی „جامع فہارس“ (بہ مطابق دعویٰ ناشر) شائع کیں۔ ان میں سے „اسلامیات“ سے متعلق فہرست کا نظر ثانی شدہ دوسرا ایڈیشن بھی شائع ہوا ہے۔

ہندوستان میں ساہتیہ اکیڈمی دہلی نے ہندوستانی زبانوں کی جامع فہرست کتب (بزبان انگریزی) ترتیب دی اور اردو زبان کو بھی اس میں شامل کیا۔ مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد نے بھی مختلف موضوعات پر اردو کتابیات شائع کی ہیں۔ ان فہارس کے ساتھ ساتھ مختلف مسلم دینی مکاتب فکر نے اپنے اپنے علمی و دینی

کارناموں کے حوالے سے فہرستیں شائع کی ہیں۔ ابو یحییٰ امام خان نوشہروی کی ”ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات“ اور عبدالستار قادری کی ”مرآة التصانیف“ کو اس زمرے میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ اب سید حسین عارف نقوی کی کاوش „فہرست آثار چابی شیعہ درشبہ قارہ،“ کا پہلا حصہ سامنے آیا ہے جس میں ترجمہ و تفسیر قرآن، علوم قرآن، تجوید، حدیث، اصول حدیث، رجال حدیث اور عقائد پر (مرتب کے شمار کے مطابق) ۹۳۵ کتابوں کا تعارف درج کیا گیا ہے۔ موضوع وار تفصیل یہ ہے۔

۱۷۰	ترجمہ و تفسیر قرآن
۱۷۷	علوم قرآن
۱۷۳	تجوید
۲۶۳	احادیث (اصول حدیث، رجال و متون)
۳۲۱	عقائد

شیعہ علماء کی تصنیف و تالیف کے حوالے سے زیر نظر فہرست ”قاموس الکتب“ اور ”اسلامیات“ (شائع کردہ نیشنل بک کونسل آف پاکستان) سے زیادہ جامع اور مفصل ہے اور مرتب بجاطور پر اس کام پر مبارک باد کے مستحق ہیں۔

فہرست کے عنوان سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس میں برصغیر میں مطبوعہ شاید ان کتابوں کے بارے میں معلومات یکجا ہیں جو شیعہ نقطہ نظر کے مطابق تالیف ہوئی ہیں مگر حقیقت میں فہرست میں ان کتابوں کا احاطہ مقصود ہے جو برصغیر کے شیعہ اہل قلم کی کاوش ہیں۔ الجامع الصحیح (بخاری)، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، سنن ابی داؤد اور سنن نسائی وغیرہ اہل سنت کی معروف کتب حدیث ہیں مگر ان کے تراجم کا ذکر „فہرست آثار چابی شیعہ در شبہ قارہ،“

میں اس لیے کیا گیا ہے کہ مترجم سید نائب حسین نقوی کا تعلق شیعہ مکتب فکر سے ہے۔ اسی طرح محمد حسین طباطبائی، آیۃ اللہ مرتضیٰ مطہری اور محسن قرائتی کی بعض تصانیف کے تراجم ”فہرست آثار چاہی شیعہ“ میں جگہ نہیں پا سکے کیوں کہ ان کے مترجمین کا تعلق اہل تشیع سے نہیں ہے۔ ڈاکٹر کاظم علی رسا کی بعض کاوشیں برصغیر سے باہر ایران میں چھپیں مگر ان کا اندراج موجود ہے۔ (دیکھیے : صفحہ ۱۳۶)

جناب مرتب نے اپنی اس کاوش کو ”توضیحی فہرست“ قرار دیا ہے اور انہوں نے کوشش کی ہے کہ اس فہرست میں،، صرف ان کتابوں کا تذکرہ کیا جائے جنہیں [انہوں] نے براہ راست دیکھا ہے لیکن جو کتابیں خود نہیں دیکھی جا سکیں، ان کے سامنے حوالہ لکھ دیا، جائے۔ چنانچہ منابع کے تحت جن چار کتابوں کا اندراج ہے ان میں سے ایک رسالہ دو ماہی (تہران) ہے اور فہرست میں،، ”توحید“ کے حوالے ملتے ہیں مگر بہتر یہ ہوتا کہ، توحید، کی جلد اور شمارے یا ماہ و سال کا ذکر کر دیا جاتا۔ بعض اندراجات کے آخر میں،، ”بر بہا“ کا اختصار لکھا گیا ہے۔ شاید اس سے مراد،، تذکرہ بر بہا فی تاریخ العلماء، (تالیف : سید محمد حسین نوگانوی) ہے اور فہرست منابع میں سہواً درج ہونے سے رہ گیا ہے۔

جناب مرتب نے جو کتابیں بچشم خود دیکھی ہیں ان کے بارے میں انہوں نے مؤلف کا نام، بصورت ترجمہ مترجم کا نام، ناشر، مطبع، صفحات، سال اشاعت، مقام اشاعت، کاتب اور قیمت درج کرنے کے ساتھ مختصر تبصرہ لکھا ہے تاہم فہرست میں یکسانیت نہیں پائی جاتی۔ مرتب کی دیکھی ہوئی درجنوں کتابوں کے بارے میں صرف مؤلف کا نام بتانے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ تفسیر انوار النجف فی اسرار

المصحف اور تفسیر نمونہ کی ہر جلد کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اس میں قرآن مجید کے کس حصے کی تفسیر کی گئی ہے مگر تفسیر رضی کے بارے میں ایسی کوئی تفصیل نہیں۔

مرتب نہ جو کتابیں خود دیکھی ہیں ان کے بارے میں سال اشاعت اور صفحات کے بارے میں معلومات باسانی مہیا کی جا سکتی تھیں مگر درجنوں اندراج ایسے ہیں جن میں ان امور کی جانب توجہ نہیں دی جا سکی۔ اس کے برعکس قیمت، کاتب اور مطبع جیسی نسبتاً کم اہم معلومات درج کی گئی ہیں۔ قیمت اس لیے غیر اہم ہے کہ فہرست خرید و فروخت کے حوالے سے مرتب نہیں کی جا رہی اور آج کل مطبع سے زیادہ ناشر کی اہمیت ہے۔

بعض کتابوں کا اندراج ایک سے زائد بار ہوا ہے۔ سید راحت حسین گوپالپوری کی تالیف „انوار القرآن جلد اول“ کا مکرر اندراج ”تفسیر انوار القرآن“ کے زیر عنوان کر دیا گیا ہے۔ صفحہ ۱۹ پر مولانا مرتضیٰ حسین الہ آبادی کی تالیف „تفسیر التکمیل“ کا ذکر ہے۔ اسی تفسیر کا ذکر صفحہ ۶۲ پر „کتاب التکمیل“ کے نام سے کیا گیا ہے۔ صفحہ ۲۵ پر „قربی و مودت“ اور „قصہ اصحاب کہف (منظوم)“ کا اندراج ہے۔ دوبارہ صفحہ ۳۳ پر یہی کتابیں درج ملتی ہیں۔ صفحہ ۷۸-۷۷ پر مولانا ملک محمد شریف کے „اردو ترجمہ ینایع المودت“ کا ذکر ہے، صفحہ ۹۷ پر „معالم العترة“ کے تحت اسی ترجمے کا ذکر مقصود ہے۔ سید یوسف حسین کے ترجمہ اعتقادیہ کا ذکر صفحہ ۱۵۱ پر „رسالہ جعفریہ“ کے نام سے اور صفحہ ۱۵۹ پر عقائد جعفریہ کے نام سے ہے۔

فہرست میں ایک دو مقامات پر جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہے۔ صفحہ ۲۰ پر کتاب نمبر ۶۳ اور صفحہ ۱۶۰ پر مصنف „غایۃ

القصوی، کے والد ماجد کا نام دیا گیا ہے مگر خود مصنف کے نام کے لیے جگہ چھوڑی گئی ہے۔ بعض کتابیں غلط جگہ درج ہوئی ہیں مثال کے طور پر،،تجوید، کی کتابوں کے آخر میں جن کتابوں کا ذکر بطور ضمیمہ کیا گیا ہے ان میں سے،،تحریف قرآن، اور،،شیعہ اور تحریف قرآن، کا تعلق تجوید سے نہیں ہے۔ اسی طرح علوم القرآن میں درج،،مجمع الآیات، کو ترجمہ و تفسیر کے حصے میں ہونا چاہیئے تھا۔

کتابت کی اغلاط سے پاکستان میں شائع ہونے والی شاید ہی کوئی کتاب خالی ہو۔،،فہرست آثار چابی شیعہ، میں بھی کتابت کی اغلاط ہیں جو کھٹکتی ہیں۔ کجھوا ضلع سارن (بہار) کی ایک بستی ہے جو نوے سال سے شائع ہونے والے معروف مجلہ،،اصلاح، کی وجہ سے شیعہ حلقوں میں محتاج تعارف نہیں مگر کتاب میں،،کجھوا، کو کہیں،،کجھوہ، اور کہیں،،کجھوا، درج کیا گیا ہے۔

بحیثیت مجموعی جناب مرتب نے مناظراتی انداز کی کتابوں کے تعارف و تبصرہ میں اپنی غیر جانبداری برقرار رکھی ہے اور مخالف و موافق علماء کا یکساں ادب و احترام سے ذکر کیا ہے البتہ صفحہ ۴۷ پر مولانا عبدالشکور لکھنوی (م ۱۳۸۱ھ) کی نسبت سے مذہب اہل سنت کو،،شکوری مذہب، لکھا گیا ہے۔

فہرست بڑی حد تک جامع ہے، تاہم کسی بھی کتابیات کے بارے میں یہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ ہر ایک کتاب کا ذکر اس میں آگیا ہے۔ آغا شاعر لکھنوی کے منظوم ترجمہ قرآن،،افصح الکلام، کا ذکر نہیں ہو سکا۔ اسی طرح عقائد مذہب شیعہ [مرزا یوسف حسین، لاہور: شیعہ جنرل بک ایجنسی (س. ن.)، ص ۷۰]، اصول دین: نہج البلاغہ کی روشنی میں [علامہ محمد باقر بہبودی - سید

غضنفر حسین البخاری (مترجم)، کراچی : خانہ فرہنگ جمہوری
 اسلامی ایران (۱۹۸۳ء)، ص ۱۰۲]، ترجمہ احکام المیت فی فضائل
 اہل البیت، اور، مستند حدیث کساء یا ترجمہ، [سید آغا مہدی،
 کراچی : النجف (س . ن) وغیرہ درج ہونے سنہ رہ گئی ہیں ۔
 امید کی جاتی ہے کہ، فہرست آثار چابی شیعہ در شبہ قارہ، کے
 دوسرے حصے بھی جلد منظر عام پر آئیں گے ۔

(اختر راہی)

